متعلق دورانِ سفر میں یہ رسالہ لکھا۔

نمونہ ملاحظہ ہو:[1]

"ایک عمرہ دوسرے عمرے تک گناہ بخشواتا ہے اور حج مبرور کی جزا نہیں مگر جنت۔ حج مبرور کہتے ہیں حج مقبول کو۔ اس کی علامت یہ ہے کہ حاجی آپ کو گناہوں سے بچائے۔ اور حج اس کا محض خدا کے واسطے ہو۔ ریا و فخر وغیرہ کا کچھ دخل نہ ہو۔ اور بعضے محدثین کہتے ہیں اگر حج کرنے والے کے افعال و صفات بعد حج کے پہلے سے بہتر ہو جائیں تو حج اس کا مقبول ہے۔ الّا نامقبول۔ اور دوسری روایت ابو ہریرہؓ سے صحیحین میں اس طرح سے مذکور ہے کہ جس نے خدا کے لیے حج کیا اور عورتوں سے خواہش کی بات چیت نہ کی اور ساتھ والوں سے گالی گلوچ، جھگڑا نہ کیا وہ پھرتے وقت ایسا پاک ہوا کہ گویا اس دن اس کی ماں نے جنا۔"

مولوی محمد احسن نانوتوی[2]

مولوی محمد احسن نانوتوی ابن حافظ لطف علی، نانوتہ ضلع سہارن پور میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد سے پائی۔ پھر دہلی پہونچے۔ مولانا مملوک علی (ف ۱۲۶۷ھ/۱۸۵۱ء)، شاہ عبدالغنی مجددی (ف ۱۲۹۶ھ/۱۸۷۸ء)، مولانا احمد علی سہارن پوری (ف ۱۲۹۷ھ/۱۸۷۸ء) اور مولوی سبحان بخش شکارپوری سے علوم مروجہ تحصیل کیے۔ بنارس کالج اور بریلی کالج میں فارسی اور عربی کے پروفیسر رہے۔ ستمبر ۱۸۶۲ء سے قبل بریلی میں مطبع صدیقی قائم کیا جس سے اسلامی علوم و فنون پر بہت سی کتابیں طبع و شائع ہوئیں۔ بریلی سے

---

[1] زاد السبیل الی دار الخلیل از مفتی سعد اللہ صفحہ ۸-۹ (مطبع ابوالعلائی۔ حیدر دکن۔ ۱۳۲۲ھ)

[2] مولوی محمد احسن نانوتوی پر راقم الحروف کا مفصل مضمون "العلم کراچی" میں اکتوبر تا دسمبر ۱۹۵۸ء اور جنوری تا مارچ ۱۹۵۹ء میں ملاحظہ ہو۔

ایک ہفتہ وار اخبار احسن الاخبار نکالا[۵۱] ۱۲۷۹ھ/۱۸۶۲ء میں ایک مدرسہ "مصباح التہذیب" کے نام سے قائم کیا جو اَب "مصباح العلوم" کے نام سے موجود۔ ۱۳۱۲ھ/۱۸۹۵ء میں دیوبند میں انتقال ہوا اور وہیں دفن ہوئے۔

مولوی محمد احسن تصانیفِ کثیرہ کے مالک ہیں[۵۲] ۱۸۵۷ء سے پہلے کی تین کتابیں تحفۃ المحصنین، نافع خریداران اور اصول جرثقیل ہیں[۵۳]

تحفۃ المحصنین اس کا اندازِ تحریر ذیل کے اقتباس سے واضح ہوتا ہے:-

> بعد حمد و صلوٰۃ کے بندہ ضعیف محمد احسن صدیقی رحم کرے خُدا تعالیٰ اس پر مرتے دم اور بخش دے گناہ اس کے بطفیل محمدؐ رسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدمت میں سب مسلمانوں کی عرض کرتا ہے کہ جب کارکنانِ تقدیر نے روزی اس بے سرو پا کی شہر بنارس میں لکھ دی اور عہدہ پر اول مدرسی کے مدرسہ بنارس پر مامور ہوا

---

۵۱ اختر شہنشاہی از حاجی محمد اشرف صفحہ ۱۴ (اختر پریس لکھنؤ ۱۸۸۸ء)

۵۲ مولوی محمد احسن نانوتوی کے ۱۸۵۷ء کے بعد کے کام کی تفصیل یہ ہے۔ رسالہ عروض (اردو)، زاد المحذرات (اردو)، مفید الطالبین (عربی)، مذاق العارفین (اردو ترجمہ احیاء العلوم) تہذیب الایمان (اُردو ترجمہ اغاثۃ اللہفان)، احسن المسائل (اردو ترجمہ کنز الدقائق)، حمایت الاسلام (اردو ترجمہ اپالوجی، فری ہینگسن)، کشاف (اردو ترجمہ انصاف) سلک مروارید (اردو ترجمہ عقد الجید)، مشہور ہیں۔ غایۃ الاوطار، خیر متین (ترجمہ حصن حصین)، حجۃ اللہ البالغۃ، ازالۃ الخفا، شفاء قاضی عیاض، کنوز الحقائق، نفحۃ الیمن، خلاصۃ الحساب، قرۃ العینین فی تفضیل الشیخین، فتاوٰی عزیزی اور جواہر القرآن وغیرہ کو محمد احسن نانوتوی نے مرتب و مہذب کیا۔

۵۳ گارساں دتاسی نے لکھا ہے کہ محمد احسن نے نیچرل فلاسفی پر ۱۲۰ صفحہ کا ایک تعارفی مضمون لکھا ہے۔ یہ کتاب مسٹر ٹیلر (پرنسپل دہلی کالج) کی نگرانی میں (قبل ۱۸۵۷ء) دو بار شائع ہوئی ہے۔

اور چندے یہاں رہ کر باشندوں سے یہاں کے واقفیت حاصل کی تو بعد دو سال کے ایک شفیق نے مجھ سے کہا کہ اگر بیان اون عورتوں کا جن سے مرد کو نکاح کرنا حرام ہے اُردو میں ہوجائے تو نہایت مفید ہوئے۔ اول تو میں نے بہ سبب قلتِ بضاعت اور عدم فرصت کے اس امر سے اعراض کیا۔ مگر جب کہ ان کا اصرار زیادہ ہوا اور میں نے بھی خیال کیا کہ کوئی رسالہ اردو میں اس باب میں تالیف نہیں ہوا تو اس امر خیر کے انجام دینے کو تیار ہوا اور خدا کے فضل سے یہ رسالہ ۱۲۶۵ھ میں مابین عیدین کے زیورِ تمام سے آراستہ ہوا۔

شاہ ولی اللہ کی تعلیم (اُردو)

از

پروفیسر غلام حسین جلبانی

پروفیسر جلبانی ایم۔ اے سابق صدر شعبہ عربی سندھ یونیورسٹی کے برسوں کے مطالعہ و تحقیق کا حاصل یہ کتاب ہے، اس میں مصنف نے حضرت شاہ ولی اللہ کی پوری تعلیم کا احصاء کیا ہے اور اس کے تمام پہلوؤں پر سیر حاصل بحثیں کی ہیں۔ پہلا ایڈیشن ختم ہوگیا تھا اور قدردان پڑھنے والوں کے اصرار پر دُوسرا ایڈیشن شائع کر دیا گیا ہے۔ معیار طباعت کا خاص خیال رکھا گیا ہے۔

ملنے کا پتہ

شاہ ولی اللہ اکیڈمی صدر حیدرآباد